RESEARCH STUDY OF SHARIA NON COMPLIANCE RISKS IN THE PERSPECTIVE OF BANKING MURABAHA

شرعی اصولوں سے عدم مطابقت کے خطرات کا بینکنگ مرابحہ کے تناظر میں تحقیقی مطالعہ

Muhammad Mushtaq Ahmed, Asst. Prof. Department of Islamic & Arabic Studies, University of Swat. dr.mmushtaqahmed@gmail.com ,https://orcid.org/0000-0001-7360-1892
Javed Khan, Lecturer, Department of Islamic & Arabic Studies, University of Swat. Javed48442@gmail.com , https://orcid.org/0000-0002-9041-1676
Ziauddin, Lecturer, Department of Islamic & Arabic Studies, University of Swat. ziaud_din@hotmail.com

ABSTRACT: *The emergence of Islamic Banking has opened a whole new phenomenon all over the world in respect to fiqh-ul-Muamlat, different aspects of the subject is under discussion by the researchers to strengthen the conceptual area of the industry. As an important subject of Islamic Banking industry, study regarding Islamic Risk management is also being conducted. Sharia non-compliance risk is a unique risk of the Islamic banking industry. In this paper, different Risks of Islamic Banking Industry is explained, especially sharia non-compliance risk regarding the implementation phase of the product of banking Murabaha is examined. Different sharia guidelines issued by the regulator of Islamic Banks regarding Murabaha and the risk factor concerning the non-compliance of the guidelines are discussed.it is recommended that Islamic banks should strengthen their overall sharia compliance mechanism to avoid financial loss as well as reputational loss.*

KEYWORDS*: Sharia Non-Compliance, Islamic Banking, Sharia Risk*

اسلامی مالیاتی اداروں کے ارتقاء کے ساتھ ساتھ اس سے متعلقہ مباحث پر بھی تحقیق کا سلسلہ جاری ہے۔ مختلف محققین نے اسلامی مالیاتی اداروں کے مختلف جہات پر تحقیقی کام کرنے کا بیڑا اٹھایا ہے۔ان میں سے ایک اہم موضوع اسلامی مالیاتی اداروں کے لئے خطرات اور ان کے تدارک کا بھی ہے۔چونکہ اسلامی مالیاتی ادارے بھی دوسرے مالیاتی اداروں کی طرح اسی ماحول میں مالیاتی امور سرانجام دے رہے ہوتے ہیں اس لئے ان کو بھی ان خطرات کا سامنا کرنا پڑتا ہے جو دوسرے مالیاتی ادارے کر رہے ہوتے ہیں اور ان خطرات کے تدارک کے لئے شریعہ بورڈز کی رہنمائی میں مختلف طریقے اختیار کئے جاتے ہیں۔چونکہ ان مالیاتی اداروں کو شریعہ کی رہنمائی میں اپنے امور سرانجام دینے ہوتے ہیں اس لئے ان غیر سودی مالیاتی اداروں کو دوسرے خطرات کے ساتھ ساتھ کچھ ایسے خطرات کا سامنا بھی کرنا پڑتا ہے جو دوسرے مالیاتی اداروں کو نہیں کرنا پڑتا۔

اسلامی مالیاتی اداروں کے حوالے سے دوسرے خطرات کے ساتھ ساتھ درج ذیل خطرات (رسک) کی تقسیم کی گئی ہے:

کریڈیٹ رسک Credit Risk: قرضے کی ادائگی سے متعلق خطرے کو کہا جاتا ہے۔اس کا مطلب یہ ہے کہ مالیاتی ادارہ جس کے ساتھ مالی معاملہ کر رہا ہے وہ فریق ادائگی سے متعلق طے شدہ معاہدے کو پورا نہ کرے۔ مثلا عقد مرابحہ میں جو اشیاء گاہک نے مالیاتی

ادارے سے موخر ادائگی کے تحت خرید لی ہیں ان کی ادائگی وقت پر نہ کرے۔ یا عقد اجارہ کے تحت گاہک نے جس مشینری یا گاڑی کو مالیاتی ادارے سے کرایہ پر لیا ہے اس کا کرایہ بروقت ادارے کو ادا نہ کرے وہ رسک کریڈٹ رسک کہلاتا ہے۔

ایکوٹی انوسٹمنٹ رسک Equity Investment Risk: اسلامی مالیاتی ادارے کا کسی کاروبار کا حصہ دار بننے کی صورت میں اپنے حصے میں نقصان کے خطرے کا رسک ایکویٹی انوسٹمنٹ رسک کہلاتا ہے۔ مثلا اسلامی مالیاتی ادارہ کسی دوسرے ادارہ کے ساتھ شراکت کا معاملہ کرتا ہے اور اس شراکت کے تحت دوسرا فریق کاروبار کرتا ہے تو اس کاروبار میں اسلامی مالیاتی ادارے کے اپنے حصے کے نقصان کی ذمہ داری اٹھانے کو ایکویٹی انوسٹمنٹ رسک سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

مارکیٹ رسک Market Risk: مالیاتی ادارے کی جانب سے کاروبار کے لئے خریدے گئے اثاثوں کی قیمت میں کمی، یا حصص میں کی گئی سرمایہ کاری میں مارکیٹ کے حالات سے منسلک خطرات یا فارن ایکسچینج جو بینک کے پاس موجود ہو اس سے منسلکہ خطرات یا مستقبل میں ادارے کو کسی معاملے میں بیرونی کرنسی کی ضرورت پڑ سکتی ہو مثلا مستقبل میں کسی معاملے میں ادائگی بیرونی کرنسی میں ہو وغیرہ تو مارکیٹ میں اس وقت اس کرنسی کی قیمت میں کمی یا بیشی کی صورت میں ادارے کو لاحق خطرات مارکیٹ رسک کہلاتے ہیں۔

لیکویڈیٹی یا سیولت کا رسک liquidity Risk: اسلامی مالیاتی ادارے کا نقد رقوم جن کی ادائگی مالیاتی ادارے نے کرنی ہے، کی مطلوبہ معیار کو برقرار نہ رکھ سکنے کا خطرہ liquidity Risk کہلاتا ہے۔

ریٹ آف ریٹرن رسک: Rate of Return Risk اسلامی مالیاتی اداروں کی جانب سے جتنے منافع پر لوگوں کو مختلف سہولیات مثلا مرابحہ، سلم وغیرہ کی سہولت فراہم کی گئی ہو (ایسی سہولیات جن میں قیمت ایک دفعہ طے ہونے کے بعد تبدیلی کا امکان نہ ہو) اور Bench Mark Rate (قرضے پر سود کی ادائگی کی شرح جو مرکزی بینک جاری کرتی ہے) بڑھ جائے۔ اس صورت میں اسلامی مالیاتی ادارہ مرابحہ اور سلم پر دی گئی سہولت والی قیمت میں اضافہ نہیں کر پائے گا جس کی وجہ سے کھاتے داروں کے منافع کی شرح وہی رہے گی جو پہلے تھی جبکہ دوسرے مالیاتی اداروں کی جانب سے اس سے زیادہ منافع کی پیشکش کی وجہ سے اسلامی مالیاتی ادارے کو مارکیٹ میں اسی منافع کا مقابلہ کرنا ہوگا، کیونکہ اس صورت میں اسلامی مالیاتی ادارے کے لئے سودی مالیاتی ادارے کی جانب سے کھاتے داروں کے لئے پیش کردہ منافع کا مقابلہ کرنے کا خطرہ درپیش ہوگا۔ بصورت دیگر کھاتے داروں کی جانب سے رقوم نکالے جانے کا خطرہ درپیش ہوگا۔[1]

آپریشنل رسک- Operational Risk مالیاتی ادارے کے روزمرہ کے معاملات سے متعلقہ خطرات کو کہا جاتا ہے اس میں مختلف خطرات جیسے قانونی معاملات سے متعلقہ خطرات وغیرہ شامل ہوتے ہیں۔[2]

شرعی ہدایات سے عدم مطابقت کا خطرہ، Sharia Non-Compliance Risk کچھ محققین نے اسلامی مالیاتی اداروں کے لئے درج بالا خطرات کے علاوہ شرعی اصولوں سے عدم مطابقت کے خطرے کا بھی ذکر کیا ہے اور یہ مخصوص خطرہ ہے جو صرف غیر

سودی مالیاتی اداروں کے ساتھ خاص ہے کیونکہ شرعی ہدایات کی پابندی ان مالیاتی اداروں کے لئے لازمی ہے جو اس کی پابندی کا دعوی کرتے ہیں۔اس خطرے کو(Sharia Non-Compliant Risk)یعنی شرعی اصولوں سے عدم مطابقت کے خطرے کے نام سے موسوم کیا جاتاہے۔ Islamic Financial Services Board نے اس طرح کے خطرات کو آپریشنل یعنی روزمرہ پیش آنے والے خطرات کے زمرے میں شمار کیاہے۔[3]

Sharia Non-Compliant Risk اسلامی مالیاتی ادارے کی جانب سے اپنے معاملات اور معاہدات میں شرعی اصولوں کی پاسداری نہ کرنے کے خطرے کو کہا جاتاہے، شرعی اصولوں سے مراد وہ شرعی رہنما ہدایات ہیں جو اس مالیاتی ادارے کا شریعہ بورڈ یا اس ملک کا مرکزی شریعہ بورڈ یا مرکزی بینک کا شریعہ بورڈ جس کی شرعی تشریحی ہدایات کا ماننا اس مالیاتی ادارے پر لازم ہو۔[4]مثلا پاکستان کے مرکزی بینک کی ہدایات کی روشنی میں یہ ضروری ہے کہ بیع مرابحہ میں مالیاتی ادارہ بیچے جانے والے اثاثے کو کسی تیسرے فریق سے خرید کر گاہک کو بیچے اور یہ شریعہ کے اصولوں کے تقاضے کی وجہ سے ہے۔ورنہ بیع عینہ ہونے کی وجہ سے یہ معاملہ درست نہیں ہوگا۔[5]اب اگر اسلامی مالیاتی ادارہ وہ اثاثہ اسی گاہک سے خرید کر اسی کو ہی فی الفور فروخت کردے تو شرعی اصولوں سے کی خلاف ورزی کی وجہ سے اس معاملے کا منافع شریعہ بورڈ اور مرکزی بینک کے احکامات کی خلاف ورزی کے باعث خیراتی اکاونٹ میں منتقل کرنے کا پابند ہوگا جس کا براہ راست نتیجہ بینک کو نقصان کی صورت میں ہوگا۔

ان ہدایات اور اصولوں کی خلاف ورزی کو شرعی ہدایات اور اصولوں سے عدم مطابقت یا Sharia Non Compliance کہا جاتاہے۔چونکہ ان ہدایات کی پابندی نہ کرنے کی صورت میں بینک کو نقصان پہنچتاہے اس لئے یہ بھی ایک خطرہ گنا جاتاہے اور اس کی خلاف ورزی کو شرعی ہدایات سے عدم مطابقت کا خطرہ یاSharia Non-compliance Risk (SNCR)سے تعبیر کیا جاتاہے۔

ان ہدایات کی خلاف ورزی کی نوعیت مختلف ہوتی ہیں، کچھ ہدایات تو ایسی ہوتی ہیں جن کا لحاظ نہ رکھنے کی صورت میں بینک کو مالی نقصان کا سامنا کرنا پڑ سکتاہے۔کیونکہ ان اصولوں کو مد نظر نہ رکھنے کی صورت میں اس معاملے سے بینک کو حاصل ہوئی امدنی کو چیرٹی اکاونٹ (خیراتی اکاونٹ)میں دینا لازمی ہوتاہے۔جس کا مطلب یہ ہوتاہے کہ بینک کی کمائی گئی رقم بطور صدقہ مستحقین میں تقسیم کی جاتی ہے۔اسی طرح ان میں سے کچھ اصول ایسے بھی ہیں کہ جن کا خیال نہ رکھنے کی صورت میں مالیاتی ادارے کو اگرچہ براہ راست مالی نقصان نہیں ملتاتاہم ادارے کو اس کا نقصان وقت کے ضیاع،مزید دستاویزات کی تیاری اور متعلقہ شعبہ جات سے ان کی منظوری کی مشقت میں کی صورت میں اٹھانا پڑتاہے۔جس میں ایک گونہ مالی نقصان بھی ہوجاتاہے۔اسی طرح شریعہ نان کمپلائنس ایک خاص حد تک پہنچنے کی صورت میں عوامی سطح پر ادارے کی ریپوٹیشن پر بھی اثرانداز ہوتاہے جس کا نتیجہ مالیاتی ادارے کو مالی نقصان کی صورت میں بھی اٹھانا پڑتاہے۔[6]

شرعی ہدایات سے عدم مطابقت کے خطرے کا موضوع بہت وسیع ہے اور مختلف جہات سے مختلف شرعی رہنمااصولوں کی خلاف ورزی کے مختلف نتائج ہو سکتے ہیں کیونکہ غیر سودی مالیاتی ادارے مختلف امور سرانجام دیتے ہیں جو مضاربہ یا قرض کی بنیاد پر کھاتے داروں سے رقوم سے لے کر گاہکوں کے ساتھ مرابحہ، اجارہ، سلم، مشارکہ وغیرہ کے معاملات کرنے پر مشتمل ہوتے ہیں اسی طرح ضمانات ، کفالات، رقوم کی منتقلی وغیرہ کے باب میں بھی مختلف سہولیات مہیا کی جاتی ہیں۔ان تمام امور کے حوالے سے ان مالیاتی اداروں کو متعلقہ مرکزی بینک، مرکزی شریعہ بورڈز کی رہنمائی میں کچھ شرعی رہنمااصول جاری کرتے ہیں اسی طرح ان مالیاتی اداروں کے شریعہ بورڈزاور شرعی مشیر بھی ان اداروں کو تمام معاملات کے حوالے سے کچھ رہنمااصول کا اجراء کرتے ہیں۔۔ نیز مختلف معاملوں میں کسٹمر کی ضروریات کے مطابق مختلف پراڈکٹ بھی ڈیزائن کئے جاتے ہیں جن میں شرعی رہنماہدایات مختلف ہو سکتی ہیں۔ان تمام معاملات میں مختلف شرعی اصولوں کی خلاف ورزی کے نتائج مختلف ہو سکتے ہیں ان تمام کا احاطہ اس محدود مقالے میں ممکن نہیں،اس لئے اس موضوع پر کام کے حوالے سے زیر نظر مقالے میں مرابحہ کے حوالے سے شرعی رہنماہدایات کے عدم مطابقت کے خطرے پر تحقیق کی گئی ہے اور مختلف مراحل میں مختلف شرعی ہدایات کے اطلاقی مرحلے میں لحاظ نہ رکھنے کی صورت میں ادارے کو لاحق خطرات کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

لٹریچر ریویو: اسلامی بینکاری کے موضوع پر بہت سارا مواد منظر عام پر آچکا ہے اور اس کے مختلف جہات پر تحقیق ہو چکی ہے اسی طرح اسلامی بینکاری اور روایتی بینکاری کے درمیان تقابلی جائزوں اور دونوں نظامہائے بینکاری کے مختلف پراڈکٹس کے درمیان تقابلی جائزے پر مبنی تحقیقات بی منظر عام پر آچکی ہے۔ جن میں مفتی تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم نے اس نظام کے شرعی بنیادوں میں تفصیل سے گفتگو کی ہے ۔[7] اسی طرح اعجاز صدانی نے اسلامی بینکوں میں مروجہ مرابحہ کے طریق کار میں پیش آنے والے شریعہ کے مسائل پر تحقیق کی ہے۔ان کی نظر میں مرابحہ کے لئے اسلامی بینکوں کو نفع کے تعین کا طریقہ کار بدلنا چاہئے تاکہ روایتی بینکوں اور اسلامی بینکوں میں فرق کو مزید واضح کیا سکے۔اسی طرح مرابحہ کو سودی شرح کے ساتھ منسلک کرنے سے جو مسائل پیش آتے ہیں وہ بھی کسی حد تک کم ہو سکتے ہیں۔[8]

فاروق اور احمد نے مرابحہ کے اطلاقی مرحلے میں پیش آنے والے مسائل پر گفتگو کی ہے ان کی رائے ہے کہ ان مسائل سے نمٹنے کے لئے پراڈکٹ اینڈ ڈیولپمنٹ کے نظام میں مزید بہتری کی جانی چاہئے۔[9] اسری اور یوسف سعدی نے اسلامی بینکوں میں مروجہ عقد مرابحہ کے تصوراتی فکر کو اجاگر کرنے کے بعد شریعہ نگرانی کے تصور اور ایوفی کے مرابحہ کے لئے رہنمااصول پر تحقیق کی ہے۔[10] برہان اور غلام شبیر نے مرابحہ کے اطلاقی مرحلے میں پیش آمدہ مسائل پر سروے کیا۔[11] رفقاء دار الافتاء نے مختلف اسلامی بینکاری پراڈکٹس پر تنقیدی تجزیہ کیا ہے اسی ضمن میں انہوں نے بینکنگ مرابحہ میں عملی مسائل پر بھی شرعی حوالے سے تفصیلی کلام کیا۔[12]

۔رفیسہ اور اعظم نے اسلامی مالیاتی اداروں کے لئے خاص طور پر شریعہ رسک اور اس کی ریٹنگ پر گفتگو کی ہے، اور شریعہ ریٹنگ کی اہمیت پر زور دینے کے ساتھ ساتھ اس کے لئے ایک طریقہ کار پیش کیا ہے۔[13] محمد حنیف نے بھی اسی موضوع پر مقداری تحقیق کر کے شریعہ رسک ریٹنگ کو اسلامی مالیاتی اداروں کے لئے ایک اہم جزو قرار دیا۔[14] اسلامک فائنانشل سروسز بورڈ نے بھی اسلامی مالیاتی اداروں کے لئے رسک مینجمنٹ کے لئے رہنما ہدایات دی ہیں جن میں مختلف جہات کو ذکر کیا گیا ہے اسی ضمن میں شریعہ سے عدم مطابقت کے خطرے کا بھی ذکر کیا گیا۔[15] تاہم خاص طور پر مرابحہ کے حوالے سے پیش آنے والے شریعہ رسک اور اس کے نتائج پر ہمارے علم میں کوئی تحقیق نہیں۔اس لئے اس موضوع کو تحقیق کے لئے چنا گیا تاکہ غیر سودی مالیاتی اداروں کے معاملہ مرابحہ کے اطلاقی مرحلے کے حوالے سے بنیادی شرعی ہدایات کو زیر بحث لایا جائے نیز ان راہنما اصولوں کی خلاف ورزی کی صورت میں مالیاتی ادارے کو درپیش خطرے پر گفتگو کی جائے۔

غیر سودی مالیاتی اداروں میں مروجہ بیع مرابحہ اور شرعی ہدایات سے عدم مطابقت کے خطرات: مرابحہ لغوی تعریف: مرابحہ مصدر ہے ربح یربح کا، باب علم یعلم سے ہے اور باب مفاعلہ سے مرابحہ آتا ہے۔ربح یربح ربحا ور باحاً بڑھوتری اور نمو کے معنی میں آتا ہے۔ جیسے عرب بولتے ہیں النماء فی التجر، تجارت میں نمو، بڑھوتری اور منافع کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔اور ربح کسرے اور حرکت کے ساتھ بولتے ہیں۔اسی سے اللہ تبارک و تعالیٰ کا قول ہے فمار بحت تجارتھم ای مار بحوافی تجارتھم یعنی انہوں نے اپنی تجارت میں کوئی نفع نہیں کمایا۔[16] موسوعہ فقہیہ کویتیہ میں مرابحہ کی لغوی تعریف کی گئی ہے کہ: المرابحۃ فی اللغۃ: اعطاء الربح، یقال، بعتہ المتاع واشریتہ منہ مرابحۃ اذا سمیت بکل قدر مرابحۃ۔یعنی مرابحہ منافع دینے کو کہا جاتا ہے اور جب منافع ہوتا ہے بیچنے یا خریدنے میں تو اس وقت مرابحہ کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔[17]

اصطلاحی تعریف: چاروں ائمہ اس بات پر متفق ہیں کہ اگر بائع اپنے خریدار کے ساتھ اس پر اتفاق کر لیتا ہے کہ وہ اسے متعین سامان متعین نفع پر دے گا۔ جسے اس سامان کی لاگت پر زائد کیا جائے گا تو یہ مرابحہ کہلائے گا۔علامہ کاسانی فرماتے ہیں: وبیع المرابحۃ وھومبادلۃ المبیع عین الثمن الاول وزیادۃ ربح　بیع مرابحہ ثمن اول کی زیادتی کے ساتھ مبیع کی فروختگی کو کہا جاتا ہے۔[18] خطیب شروانیؒ شافعی نے اس کو ذرا مختلف انداز میں بیان فرمایا ہے، وہ فرماتے ہیں۔المرابحۃ بیع بمثل الثمن او ماقام علیہ بہ ربح موزع علی أجزاۂ[19] علامہ نفراوی مالکیؒ نے اس کی تعریف بالمثال فرمائی ہے: وحقیقۃ بیع المرابحۃ ان یشتری الرجل سلعتہ بثمن ویبیعھاباً کثر منہ علی وجہ مخصوص۔یعنی کسی چیز کو خریدی گئی قیمت سے زیادہ پر مخصوص طریقے سے فروخت کرنے کو مرابحہ کہا جاتا ہے۔[20] زیادہ جامع اور مختصر تعریف علامہ ابن قدامہ حنبلیؒ نے فرمائی ہے وہ فرماتے ہیں: معنی بیع المرابحۃ والبیع برأس المال وربح معلوم یعنی رأس المال اور زائد معلوم و متعین منافع کے ساتھ بیچنے کو مرابحہ کہا جاتا ہے۔[21]

مذکورہ بالا تعریفات سے بہر حال یہ واضح ہوتا ہے کہ فقہاء اربعہ کے ہاں مرابحہ کی حقیقت تقریباً ایک جیسی ہے یعنی کسی چیز کو نفع کے ساتھ بیچنا بیع مرابحہ کہلاتا ہے۔

غیر سودی مالیاتی اداروں میں بیع مرابحہ کے استعمال ہونے والے دستاویزات اور اس کے مراحل: اگرچہ بیع مرابحہ ایک سادہ بیع ہے جس میں فروخت کنندہ کسی اثاثہ کو منافع کے ساتھ فروخت کرتا ہے تاہم غیر سودی مالیاتی اداروں، میں عملی طور پر مرابحہ کے معاملہ کو بینک اور گاہک کی ضرورت اور سہولت کو مد نظر رکھتے ہوئے ایک مختلف طریقہ کار کے ساتھ انجام دیا جاتا ہے۔ جس میں گاہک جس کو مرابحہ کے طور پر اشیاء کی ضرورت ہوتی ہے ابتدائی طور پر بینک کو ان اشیاء کی خریداری کا آرڈر دیتا ہے۔ اس کے بعد دوسرے مرحلے میں بینک کو ترجیحی طور پر خود مارکیٹ سے ان اشیاء کی خریداری کرنی چاہیئے تاہم عملی مشکلات کی وجہ سے عمومی طور پر مالیاتی ادارے گاہک کو ہی ان اشیاء کی خریداری کے لیئے وکیل بناتے ہیں اور گاہک بطور وکیل ان اشیاء پر قبضہ کرتا ہے۔ اس کے بعد یہی اشیاء بینک اسی گاہک کو فروخت کرتا ہے۔ ان مختلف مراحل کے لئے بینک مختلف دستاویزات استعمال کرتا ہے۔

بینکنگ مرابحہ کے عملی طریقہ کار کے مختلف مراحل: ابتدائی طور پر جب بینک کسی گاہک کے درخواست منظور کرتے ہوئے اس کے لئے مرابحہ کے تحت ایک خاص حد تک، کچھ مخصوص اشیاء کی خریداری کی منظوری دیتا ہے تو ضمانتی دستاویزات کے ساتھ ساتھ مرابحہ کے بینکنگ طریقہ کار کے لئے کچھ دستاویزات پر مرحلہ وار دستخط ہوتے ہیں۔ چونکہ ضمانتی دستاویزات زیر بحث موضوع سے متعلق نہیں ہیں اس لئے اس کے بجائے بینکنگ مرابحہ کے اطلاقی مرحلے کے دستاویزات کا تعارف ذکر کیا جائے گا۔[22]

جو درج ذیل ہیں:

ماسٹر مرابحہ فیسیلٹی ایگریمنٹ (MMFA): یعنی مرابحہ کی سہولت دینے کا معجھوتہ: اس کی حیثیت MOU یعنی میمورنڈم آف انڈرسٹینڈنگ کی ہوتی ہے جس میں فریقین مستقبل میں عقد مرابحہ کے مختلف مراحل میں کی ذمہ داریوں اور حقوق پر رضامندی کا اظہار کرتے ہوئے دستخط کرتے ہیں۔ اسی طرح ناقص سامان کی خریداری یا فراہمی یا رقوم علی الذمہ کی ادائگی میں تاخیر وغیرہ کی صورت میں کئے جانے والے اقدامات پر بھی باہمی رضامندی کا اظہار کرتے ہیں۔[23]

Agency agreement: جیسا کہ نام سے ظاہر ہے کہ یہ وہ دستاویز ہے جس میں بینک گاہک کو اپنا وکیل بناتا ہے اور اس میں وکیل اور موکل کی ذمہ داریوں کا ذکر ہوتا ہے نیز ان اشیاء کا ذکر ہوتا ہے جن کی خریداری کے لئے وکیل کو ذمہ داری سونپی جارہی ہوتی ہے۔ یہ دستاویز MMFA کے بعد دستخط ہوتا ہے کیونکہ پہلے گاہک کے ساتھ تفصیلی معاملات پر گفت وشنید اور اتفاق رائے ہوتا ہے اس کے بعد اس کو ان اشیاء کے لئے وکیل بنایا جاتا ہے اس دستاویز کو کہیں پر آرڈر فارم (جس کی تفصیل آرہی ہے) کے بعد بھی دستخط کیا جاتا ہے اور کہیں کہیں اس کو آرڈر فارم سے پہلے دستخط کیا جاتا ہے۔[24]

Order Form ابتدائی دستاویزات پر دستخط کے بعد اب گاہک کو مقررہ وقت میں جب بھی ضرورت ہو گی وہ مالیاتی ادارے کو خریداری کا آرڈر دے سکتا ہے۔اس آرڈر کے لئے جو دستاویز استعمال ہوتا ہے اس کو آرڈر فارم کہا جاتا ہے گویا کہ آرڈر فارم وہ دستاویز ہے جو گاہک کی طرف سے بینک میں جمع ہوتا ہے جس میں گاہک بینک سے کسی چیز کی خریداری کی درخواست کرتا ہے۔معاہدہ وکالہ کے بعد اس دستاویز پر دستخط ہوتے ہیں۔اس دستاویز کے بعد بینک گاہک کو پہلے سے دستخط شدہ معاہدہ وکالہ کے تحت ان اشیاء کی خریداری کا کہتا ہے جو اس نے Order Form میں ذکر کئے ہوتے ہیں۔یا اگر معاہدہ وکالہ پر پہلے سے دستخط نہ ہوئے ہوں تو اسی وقت معاہدہ وکالہ پر دستخط ہوتے ہیں جس کے تحت بینک گاہک کو ان اشیاء کی خریداری کے لئے وکیل بناتا ہے۔تاہم کچھ معاملات میں مالیاتی اداروں کے شرعی مشیر اور شریعہ بورڈز براہ راست خریداری کرنے کو ترجیح دیتے ہیں اس لئے ان معاملات میں پھر معاہدہ وکالہ یا ایجنسی ایگریمنٹ کی ضرورت نہیں ہوتی۔

Declaration: جب وکیل بینک کے لئے مطلوبہ اشیاء کی خریداری کر لیتا ہے تو وہ بینک کو ان اشیاء کی خریداری کی اطلاع فراہم کرتا ہے اس مرحلے پر وہ ڈیکلریشن کے دستاویز پر دستخط کر کے بینک کو فراہم کرتا ہے جس میں وہ ان اشیاء کی بینک کے لئے خریداری کو واضح کرتا ہے کچھ مالیاتی اداروں میں اس دستاویز کے تحت خرید وفروخت کا معاملہ بھی شامل کیا جاتا ہے مثلاً بعض مالیاتی اداروں میں اس دستاویز میں گاہک اس بات کا اقرار کرتا ہے کہ اس نے بینک کے کے لئے بطور وکیل ان اشیاء کی خریداری مکمل کر لی ہیں جن کے لئے بینک نے اس کو وکیل بنایا تھا اور اب وہ ان اشیاء کو بینک سے اتنے نفع پر خریدنا چاہتا ہے گویا کہ اسی دستاویز کے تحت معاملہ مرابحہ اور خرید و فروخت بھی انجام پاتا ہے اور یہ دستاویز Sale Deed کا کام بھی کرتا ہے۔[25]

جبکہ بعض اداروں میں اس دستاویز میں فقط گاہک اس بات کا اقرار کا کرتا ہے کہ وکیل نے بطور وکیل ان اشیاء پر قبضہ کیا ہے اور ان اشیاء کی کیفیت اور کمیت آرڈر کے مطابق ہونے کا بھی اقرار کرتا ہے۔اس دستاویز کے ساتھ ان اشیاء کی خریداری کے ثبوت منسلک ہوتے ہیں جن میں انوائس، گڈز ٹرانسپورٹیشن کے دستاویزات، گودام میں داخلے کے دستاویز وغیرہ شامل ہو سکتے ہیں۔یہ دستاویز ایجنسی اور آرڈر فارم کے بعد جمع ہوتے ہیں۔

Sale Deed: جیسا کہ نام سے ظاہر ہے یہ بنیادی طور پر عقد مرابحہ کا دستاویز ہے اسی کو عقد مرابحہ سے تعبیر کیا جا سکتا ہے اور شرعی طور پر مرابحہ وہی ہے جو اس دستاویز کے تحت ہوتا ہے کیونکہ اس دستاویز میں بینک ان اشیاء کو جو بینک خرید چکا ہوتا ہے (بذریعہ وکیل) ان کی فروختگی کے لئے ان اشیاء کو گاہک کے سامنے مرابحہ کے طور پر پیش کرتا ہے جبکہ گاہک اسی دستاویز میں ان اشیاء کی خریداری بطور مرابحہ خریدنے کے لئے اس دستاویز پر دستخط کرتا ہے۔[26]

اس دستاویز میں بینک ان اشیاء کی قیمت اور اس پر اٹھنے والے اخراجات بتانے کے بعد متعین نفع کے ساتھ اس کو بیچنے کے لئے پیش کرتا ہے اور گاہک اس متعین نفع کے ساتھ ان اشیاء کو خرید لیتا ہے جس کے ساتھ مرابحہ کا معاملہ اختتام کو پہنچتا ہے۔

Payment Schedule: بینک کا مرابحہ، مرابحہ موجلہ ہوتا ہے اس لئے اس میں مستقبل کی تاریخوں میں گاہک کی طرف سے بینک کو ادائگی کے تاریخوں کا تعین ہونا ضروری ہے۔اس کے لئے گاہک کے طرف سے اس شیڈول کو دستخط کیا جاتا ہے جس میں وہ طے شدہ تاریخوں پر اپنے ذمہ واجب الاداء رقوم کی ادائیگی پر دستخط کرتا ہے۔یہ دستاویز معاہدہ خرید وفروخت کے ساتھ دستخط ہوتا ہے۔

Demand Promissory Note یہ وہ دستاویز ہے جس میں گاہک اس بات کا اقرار کرتا ہے کہ اس کے ذمہ بینک کی اتنی رقم واجب الاداء ہے اور مطالبہ کے بعد وہ اس رقم کو ادا کرنے کا پابند ہے۔یہ دستاویز خرید وفروخت کے مرحلہ کے بعد دستخط کئے جاتے ہیں۔کیونکہ اس مرحلے بعد ہی گاہک اس رقم کی ادائگی کا پابند ہوتا ہے۔

مرابحہ اور ذیلی مرابحہ: Sub-Murabaha یہاں پر ایک اصطلاح ذیلی مرابحہ کی وضاحت کرنا ضروری ہے۔جب گاہک کے لئے بینک عقد مرابحہ کے تحت خریداری کی منظوری دیتا ہے مثلا بینک گاہک کو مبلغ بیس لاکھ روپے کی خریداری کی اجازت دیتا ہے ا۔تو کبھی تو ایسا ہوتا ہے کہ گاہک کو ان اشیاء کی یکبارگی خریدنے کی ضرورت ہوتی ہے جس کی وجہ سے گاہک ایک ہی دفعہ میں بیس لاکھ کی خریداری کر لیتا ہے۔لیکن کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ گاہک ان بیس لاکھ روپے کے اشیاء کی خریداری مختلف اوقات میں کرنا چاہتا ہے مثلا دو دو لاکھ روپے کی مختلف اوقات میں خریداری کرتا ہے تو اس درمیانی عرصہ میں کی جانے والی چھوٹی چھوٹی خریداریوں کے لئے ذیلی مرابحہ کی اصطلاح استعمال کی جاتی ہے۔[27]

اب ان ذیلی مرابحہ میں تمام دستاویزات پر دوبارہ دستخط نہیں ہوتے بلکہ گاہک Order Form مہیا کرتا ہے اور پھر بینک کی وکیل کی حیثیت سے خریداری کرکے ڈیکلریشن دیتا ہے اور پھر خرید وفروخت کا معاملہ ہوتا ہے۔

شرعی راہنما اصولوں سے عدم مطابقت کا رسک اور مرابحہ: مرابحہ کے عملی طریقہ کار کی وضاحت کے بعد مالیاتی اداروں میں معاملہ مرابحہ کے انعقاد کے لئے مرکزی بینک اور شرعی مشیروں کی جانب سے دئے گئے بنیادی شرعی اصول اور راہنما ہدایات ذکر کئے جاتے ہیں جن کی پابندی لازمی ہے۔ان اصولوں کی خلاف ورزی کی صورت میں کہیں کہیں حاصل شدہ نفع کو خیراتی اکاونٹ میں دینے سے مالی نقصان بھی مل سکتا ہے ذیل میں ان خطرات میں سے اہم خطرات کو ذکر کیا جاتا ہے۔

پہلے سے خریدی گئیں اشیأ میں مرابحہ کا رسک: چونکہ مرابحہ میں یہ ضروری ہے کہ مالیاتی ادارہ کسی تیسرے فریق سے اشیاء خرید کر گاہک کو فروخت کرے اس لئے اس بات کو یقینی بنانا لازمی ہے کہ بینک جن اشیاء کو بطور مرابحہ اس شخص یا ادارے کو فروخت کر رہا ہے وہ اشیاء پہلے سے اس شخص یا ادارے کی ملکیت میں نہ ہو یا بینک کے ساتھ وکالت کا معاہدہ کرنے سے پہلے وہ خرید نہ چکا ہو۔کیونکہ پہلے سے وکیل کی ملکیت میں موجود اشیاء کی خریداری کا معاہدہ کرکے بینک دوبارہ انہی اشیاء کو گاہک پر بیچے گا جو بیع عینہ کے زمرے میں آئے گا جو فقہ حنفی کے مطابق ممنوع ہے۔اس صورت میں بینک اگر خریداری کرے تو بینک کو یہ معاملہ منسوخ کرنا پڑے گا۔[28]

ایجنسی ایگریمنٹ سے پہلے کی گئی خریداری کا رسک: بیع مرابحہ میں اس بات کا خیال کرنا لازمی ہے کہ بینک نے اگر گاہک کے ساتھ وکالت کا معاہدہ نہ کیا ہو اور گاہک خریداری کرلے تو اس صورت میں بینک کے لئے اس طرح کا مرابحہ درست نہیں ہوگا کیونکہ اس صورت میں گاہک نے چونکہ وکالت کا معاہدہ کئے بغیر اشیاء کی خریداری کی ہے اس لئے وہ اشیاء بینک کی متصور نہیں ہوں گی بلکہ گاہک کی خود کے لئے خریدی گئیں اشیاء ہوں گی۔ مالیاتی ادارے کا ان اشیاء کی خریداری اور پھر گاہک کو بیچنا بیع عینہ کے زمرہ میں آئے گا۔ اس صورت میں بینک اگر اس طرح کی خریداری کر کے دوبارہ گاہک کو بیچ دے تو بینک کو یہ معاملہ منسوخ کرنا پڑے گا۔

معاہدہ وکالت اور خریدی گئیں اشیاء میں مماثلت کا ہونا بھی لازمی ہے۔ کیونکہ اگر معاہدہ وکالت اور خریدی گئیں اشیاء میں مماثلت نہ ہو مثلاً معاہدہ وکالت میں فقط سٹیل کا تذکرہ ہو اور سیمنٹ کا ذکر نہ ہو اور گاہک نے سٹیل کے ساتھ ساتھ سیمنٹ کی بوریاں خرید لی ہوں تو یہ درست نہیں کیونکہ ان اشیاء کی خریداری کے لئے بینک نے اس کو وکیل نہیں بنایا تھا، اس لئے اس بات کو یقینی بنانا ضروری ہوگا کہ گاہک نے وکالت کے معاہدے کی پابندی کی ہو۔

خریداری کی دستاویزات کا نہ ہونا یا موجود دستاویزات پر تاریخ کے نہ ہونے کا رسک بینکنگ مرابحہ میں بینک کے لئے نئی خریداری کی توثیق کے لئے مختلف ذرائع اختیار کئے جاتے ہیں جن میں سب سے بنیادی دستاویزات بینک کے وکیل کے طور پر خریدی گئیں اشیاء کی رسیدیں، ٹرانسپورٹیشن کے ثبوت، اور اثاثوں کے سٹوریج انٹری وغیرہ ہوتی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ واقعتاً وہ اشیاء خریدی گئیں ہی اور صرف رقم لینے کے لئے مرابحہ کا ذریعہ استعمال نہیں کیا گیا۔ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ اشیاء کی خریداری نہیں کی گئی ہے تو اس صورت میں چونکہ مرابحہ ہی نہیں ہوا تو بینک اس سے حاصل شدہ آمدنی خیراتی اکاونٹ میں دینے کا پابند ہوگا۔ ان دستاویزات پر تاریخ کا اندراج انتہائی لازمی ہے کیونکہ ان دستاویزات سے اس بات کو بھی یقینی بنانا مقصود ہوتا ہے کہ یہ اشیاء اور پہلے سے وکیل کی ملکیت میں نہ تھیں اور یہ اشیاء بینک کے ساتھ معاہدہ وکالت کے بعد خریدی گئیں ہیں جس کا اندازہ تاریخ سے ہی ہوسکتا ہے۔ کیونکہ اگر خریداری کی دستاویزات کی تاریخ مرابحہ یا ایجنسی کی تاریخ سے پہلے کی ہو تو ان دستاویزات کی بنیاد پر بینک کا ان اشیاء کو گاہک کو فروخت کرنا درست نہ ہوگا کیونکہ ان دستاویزات کی تاریخ کے مطابق گاہک ان اشیاء کو پہلے ہی خرید چکا تھا اور یہ اشیاء اس کی ملکیت میں پہلے سے موجود تھے اب اگر بینک اس سے یہ اشیاء خریدتا ہے اور دوبارہ ان کو فروخت کرتا ہے تو یہ بیع عینہ ہوگا جس کی علماء احناف رحمھم اللہ کے ہاں گنجائش نہیں۔

خریداری کے لئے رقم گاہک کو دینے کا رسک: چونکہ مرابحہ میں کسٹمر کو وکیل بنایا جاتا ہے تاکہ وہ بینک کے لئے اشیاء کی خریداری کرے تاہم اشیاء کی خریداری کو یقینی بنانے کے لئے بینک براہ راست سپلائر کو رقم کی ادائگی کرتا ہے تاکہ ان اشیاء کی فروختگی یقینی بنائی جاسکے۔ اسی طرح یہ بھی لازمی ہے کہ سپلائر ان اشیاء کی رسیدیں بینک کے نام پر بنائے تاہم جہاں پر رسیدوں کی وصولی ممکن نہ ہو تو شرعی نگران کی منظوری کے ساتھ، رسیدوں کے بجائے دوسرے دستاویزات جیسے Goods Receiving Note یعنی اثاثوں کی وصولی کا دستاویز، گیٹ پاس، یا انسپکشن رپورٹ کو بھی قبول کیا جاسکتا ہے۔ تاہم ان صورتوں میں شرعی نگران کے لئے یہ ضروری ہے کہ ان

وجوہات کو ذکر کرے جن کی وجہ سے رسیدوں کی بینک کے نام پر اجراء ممکن نہیں۔ یا براہ راست سپلائر کو رقم کی ادائگی ممکن نہیں۔ اسی طرح اس مرابحہ کے مکمل پراسس کی نگرانی بھی لازمی ہے، اسی طرح اس مرابحہ میں شریعہ نگران کے لئے ضروری ہے کہ وہ خود یا شرعی نگرانی کے شعبے کے افراد میں سے تجربہ کار فرد کی نگرانی میں اس مرابحہ کی وقتاً فوقتاً onsite verification بھی کرے۔ اسی طرح اگر براہ راست ادائگی ممکن نہ ہو تو اس صورت میں بھی وکیل ے ذریعہ سپلائر کو رقم کی ادائگی کی وجوہات تحریر کرنا اور شریعہ نگران کی منظوری لینا بھی ضروری ہے۔[29]

متعدد ذیلی مرابحہ سے متعلق خطرات: مرابحہ میں ایک صورتحال یہ بھی پیش آتی ہے کہ گاہک مطلوبہ اشیاء کی خریداری یکمشت نہیں کرتا بلکہ بلکہ پندرہ بیس دن مثلاً مسلسل سپلائی ہوتی رہتی ہے اور سپلائی کے ساتھ ساتھ وہی اشیاء استعمال بھی ہوتی رہتی ہیں۔ اگر تمام اشیاء کے خرید و فروخت کا معاہدہ دن کے اختتامی حصہ تک موخر کیا جائے تو گاہک کی ضرورت کی وجہ سے وہ اشیاء پہلے ہی استعمال ہو چکی ہوتی ہیں اس لئے ان میں مرابحہ ممکن نہیں ہوگا۔ اسی صورتحال میں بینک کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنا نمائندہ گاہک کے پاس بٹھائے اور وہ مطلوبہ اشیاء کے پہنچتے ہی بینک کے طرف سے فروختگی کا معاہدہ کرتا رہے تاکہ گاہک کے استعمال سے پہلے بینک ان اشیاء کی فروختگی کا عمل مکمل کر چکا ہو۔[30]

بینک کے کھاتے (Software) میں معاملہ مرابحہ کے حساب داری (Accounting) سے متعلق خطرات: مرابحہ سود پر دیا جانے والا قرضہ نہیں ہے کہ بینک جب بھی سپلائر کو اثاثوں کی خریداری کے لئے رقم مہیا کرے اسی وقت سے گاہک کے ذمہ اپنے حساب کتاب میں قرض اور اس پر منافع لکھ کر اس سے وصول کرنا شروع کردے۔ بلکہ جیسا کہ ذکر کیا گیا کہ مرابحہ کے مختلف مراحل ہیں اور جب تک معاملہ مرابحہ یعنی خرید و فروخت کا معاملہ مکمل نہیں ہوتا تب تک گاہک کے ذمہ اس رقم کو بطور قرض نہیں لکھا جا سکتا اور نہ ہی اس کو آمدن میں شمار کیا جا سکتا ہے۔ اس لئے Securities & Exchange Commission of Pakistan(SECP) کی ہدایات کی روشنی میں مرکزی بینک نے انسٹی ٹیوٹ آف چارٹرڈ اکاؤنٹنگ آف پاکستان ICAP کے اسلامی بینکوں کے لئے مرابحہ کے مختلف مراحل میں اکاونٹنگ یا کھاتے میں اندراج کے لئے وضع کئے گئے طریقہ کار کو لازمی قرار دیا ہے۔ جس کو Islamic Financial Accounting Standerd-1 (IFAS-1) کا نام دیا گیا ہے۔[31]

مثلاً بالکل ابتدائی مرحلے میں جب بینک وکیل کے لئے خریداری کرنے کے لئے سپلائر کو رقم مہیا کرتا ہے تو اس وقت اس رقم کو Advance Against Murabaha کے طور پر لیتا ہے جس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ یہ رقم مرابحہ کے لئے خریداری کرنے کے سپلائر کو دی گئی ہے۔ اس رقم پر کوئی منافع بھی اسی وقت نہیں لگایا جا سکتا کیونکہ اس مرحلے پر یہ رقم خریداری کے لئے سپلائر کو دی گئی ہوتی ہے اور جب بینک سپلائر سے مطلوبہ اشیاء کا قبضہ لے لیتا ہے تو اس وقت ان اشیاء کو بحیثیت اثاثہ جات بینک اپنے حسابات میں درج کر لیتا ہے اس کے بعد جب بینک ان اشیاء کو گاہک پر منافع کے ساتھ فروخت کر لیتا ہے تو اپنے کھاتے میں ان اثاثوں کو

فروخت شدہ درج کرلیتا ہے اور فروختگی کی قیمت (اصل رقم بمعہ منافع) کو گاہک کے ذمہ درج کرلیا جاتا ہے۔ اگر گاہک کچھ رقم کی نقد ادائگی کرتا ہے تو اس کو منہا کر کے باقی رقم کو دین کے نام سے گاہک کے نام پر درج کیا جاتا ہے اور اگر نقد ادائگی نہ ہو اور اثاثے کی مکمل قیمت موجل ہو تو اس صورت میں مرابحہ موجلہ کی کل رقم کا اندراج بطور دین گاہک کے ذمے لکھ لیا جاتا ہے۔ اسی اختتامی مرحلے کے بعد ہی اس معاملہ مرابحہ کی رقم بینک بطور مضارب قابل تقسیم منافع کے پول میں لے جاسکتا ہے۔ ان تینوں مراحل میں سے پہلے مرحلے کو advance against Murabaha جبکہ دوسرے مرحلے پر inventory کے تحت Assets میں اس کو درج کیا جاتا ہے۔ جبکہ تیسرے مرحلے پر جب اس کو گاہک پر فروخت کردیا جاتا ہے اس وقت اس کو Murabaha Finance میں منتقل کردیا جاتا ہے۔[32]

اس سلسلے میں یہ خیال رکھنا ضروری ہے کہ حسابات کا اندراج اپنے مقرر شدہ مرحلے میں ہو اس سے پہلے نہ ہو۔ کیونکہ اس میں شرعی لحاظ سے یہ خطرہ ہے کہ عملی طور پر مرابحہ نہ ہوا ہو اور اس سے پہلے ہی اس کے منافع کو قابل تقسیم منافع میں لے جاکر تقسیم کردیا جائے۔

مختلف مرابحہ اور ذیلی مرابحہ ہونے کی صورت میں IFAS-1 کی پابندی نہ کرنے کا خطرہ۔ جیسا کہ ذکر کیا گیا کہ بیع مرابحہ کے اکاونٹنگ میں IFAS-1 کی پابندی لازمی ہے خاص طور پر ایسی صورتوں میں جن میں مسلسل خریداری ہو رہی ہوتی ہے وہاں ایڈوانس مرابحہ سے رقم معاملہ مرابحہ یعنی مرابحہ فائنانس کی طرف منتقل کرتے ہوئے اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ واقعی طور پر مرابحہ ہو چکا ہو۔ کیونکہ مرابحہ میں جن اشیاء کی خریداری ہو رہی ہوتی ہے وہ مسلسل آٹھ دس دن تک جاری رہتی ہے جس کی وجہ سے کبھی کبھار غلطی سے پہلے ہی دن ان تمام دس دنوں کا مرابحہ بک کرلیا جاتا ہے جو درست نہیں کیونکہ عملی طور پر مرابحہ اس وقت مکمل ہوتا ہے جب بینک گاہک کو (جو پہلے وکیل ہوتا ہے) چیز فروخت کرلیتا ہے اور جب تک اس کی فروختگی مکمل نہ ہو اس وقت وہ اشیاء بینک کی ملکیت میں ہوتے ہیں۔

اسی طرح کچھ اشیاء کی نوعیت ایسی ہوتی ہے جن میں لیبارٹری انسپکشن کی ضرورت ہوتی ہے اور اس کے بعد ہی گاہک کی طرف سے ان اشیاء کی خریداری کنفرم ہوجاتی ہے۔ مثلاً کسٹمر جن اشیاء کی خریداری کرنا چاہتا ہے وہ اپنی لیبارٹری سے یا کسی دوسری لیبارٹری سے ٹیسٹ کرتا ہے جن میں وقت لگتا ہے اب جب گاہک بحیثیت وکیل ان اشیاء پر قبضہ کرلیتا ہے تو وہ بینک کو مطلع کردیتا ہے جس کے بعد بینک کے کھاتوں (Murabaha softwar) میں (advance against Murabaha) سے رقم Inventary اثاثے کی طرف منتقل ہوجانے چاہیئں جس کا مطلب یہ ہوگا کہ بینک نے جن اشیاء کے لئے رقم دی تھی گاہک نے اس رقم سے بینک کے لئے وہ اثاثے خرید لئے ہیں۔ اور وہ اثاثے بینک کی ملکیت میں داخل ہوگئے ہیں۔ اب جب تک وہ اثاثے لیبارٹری ٹیسٹنگ کے مرحلے میں ہیں اس وقت تک وہ اثاثوں کی صورت میں بینک کے کھاتے میں رہیں گے۔ اور اس کا رسک بینک کو برداشت کرنا ہوگا۔ اس کے بعد جب لیبارٹری ٹیسٹنگ کا مراحلہ مکمل ہوجاے تو بینک اور گاہک کے درمیان مرابحہ کا معاملہ ہوگا جس میں بینک ان اشیاء کو گاہک پر فروخت کر

دیتا ہے جس کے بعد ان اثاثوں کی ملکیت بینک سے گاہک کی طرف منتقل ہو جاتی ہے اور بینک کا دین گاہک کے ذمہ آجاتا ہے۔اس مرحلے پر بینک کے کھاتے میں inventory یعنی اثاثے کی صورت میں اس کا اندراج ختم ہو کر مرابحہ کی صورت میں اندراج ہو جاتا ہے کیونکہ اب اثاثے گاہک کی ملکیت میں آجاتے ہیں اور بینک کا دین گاہک کے ذمہ اجاتا ہے جس کو بینک Murabaha Finance کے تحت درج کرتا ہے۔[33]

اس لئے ان تمام صورتوں میں اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ بینک کے کھاتوں (Murabaha software) میں (advance against Murabaha) سے رقم اثاثے کی طرف اور اس کے بعد دین کی طرف اس وقت منتقل صرف اس وقت ہی منتقل ہو جب عملی طور پر نقود اثاثوں کی طرف اور اثاثے فروختگی کے بعد دین کی طرف منتقل ہو چکے ہوں۔

نذر بالتصدق اور عملی مرابحہ سے متعلقہ رسک۔ چونکہ مرابحہ میں ادائگی کی تاخیر کی صورت میں نذر بالتصدق کی وجہ سے گاہک سے رقم کاٹی جاتی ہے تاکہ گاہک وقت پر ادائگی کرے تاہم اس صورت میں بینک کے اس بات کا خیال رکھنا لازم ہے کہ تاخیر کی وجوہات کو مدنظر رکھ کر گاہک سے یہ رقم کاٹے۔کچھ صورتوں میں ایسا بھی ہوتا ہے کہ گاہک کی طرف سے ادائیگی میں تاخیر بینک کے انتظامی وجوہ کی بناء پر ہوتی ہے، نہ کہ گاہک کی طرف سے کوتاہی کی وجہ سے۔۔ان صورتوں میں بینک کی جانب سے گاہک سے تاخیر کی وجہ سے رقم کی کٹوتی درست نہیں۔ نیز کچھ اداروں میں نذر کی شرط لگنے کے بعد اگر گاہک ادائگی میں تاخیر کردے تو اس سے تاخیر کی وجہ سے اضافی طور پر کچھ نہیں لیا جاتا بلکہ گاہک نذر کی رقم کی عدم وصولی کو اپنے ساتھ احسان سمجھتا ہے اور بینک اس کے بدلے میں گاہک کے ساتھ ائندہ مرابحہ میں منافع کی رقم میں اضافہ کردیتا ہے تاکہ بینک کو نفع ہو جائے کیونکہ دوسری صورت میں جرمانے (نذر) کی ادائگی کی صورت میں بینک کو کچھ بھی نہیں ملتا کیونکہ وہ تو صدقہ کی رقم ہوتی ہے۔اس سلسلے میں یہ بات قابل ذکر ہے کہ نذر کی وجہ سے قصدا تاخیر کی صورت میں گاہک کے ذمہ نذر کی ادائگی کرنا لازم ہے۔بینک کو اس کی معافی کا اختیار نہیں ہے۔اگر بینک اس سے نہ لے تب بھی گاہک کے ذمہ اس کی ادائیگی لازمی ہے۔اس لئے گاہک کو اس بات پر متنبہ کرنا ضروری ہے کہ نذر کی وجہ سے جو رقم اس کے ذمہ لازم ہوئی ہے وہ ادا کرے۔[34]

بینکنگ مرابحہ میں خرید و فروخت کے دستاویز سے متعلقہ شرعی خطرات مرابحہ کے معاملے میں خرید و فروخت کا دستاویز انتہائی اہم حیثیت رکھتا ہے کیونکہ یہی ایک دستاویز ہے جس کی وجہ سے بینک کے ضمان سے اشیاء منتقل ہو کر گاہک کے ضمان میں آجاتی ہیں اس وقت تک تمام اشیاء کا ضمان بینک کے ذمہ ہوتا ہے۔اس دستاویز میں درست تاریخ کا اندراج اسی طرح گاہک کا نام اور اشیاء کا اندراج اور اگر وہ اشیاء زیادہ ہوں تو اس کی تفصیل کو لف کرنا اور ان اشیاء کی قیمت خرید اور منافع یا منافع کی شرح کا اندراج کرنا ضروری امور ہیں ان تمام امور کے اندراج کے بعد بینک کے نمائندے اور گاہک کی طرف سے اس پر دستخط کرنا اس معاملے کے توثیق کے لئے ضروری ہیں اگر اس میں قیمت یا منافع کا اندراج نہ ہو اسی طرح اگریمینٹ شیڈول میں بھی اندراج نہ ہو تو ثمن کی جہالت لازم آئے گی۔اس کے ساتھ

رسیدوں کا منسلک ہونا از حد ضروری ہیں کیونکہ اس کی وجہ سے اس بات کا تعین ہوتا ہے کہ واقعتاً ان اشیاء کی خریداری ہو چکی ہے جس کے لئے بینک نے کسٹمر کے ساتھ معاملہ کیا تھا۔ بینک کے نام پر رسیدوں کا ہونا بھی ایک مفید عمل ہے کیونکہ اس سے اس بات کی مزید پختگی ہوتی ہے کہ واقعی بینک کے لئے خریداری ہوئی اور گاہک نے اس پورے عمل میں بطور وکیل حصہ لیا۔ تاہم کچھ اداروں میں ڈیلر شپ کی پابندیوں اور ٹیکس سے متعلقہ مسائل کی وجہ سے بینک کے نام پر رسیدوں کے اجراء میں اسٹیٹ بینک کی طرف اس شرط میں سہولت دی جاتی ہے۔[35]

بینکنگ مرابحہ اور قبضہ سے متعلقہ خطرات: جیسا کہ ذکر کیا گیا کہ بینکنگ مرابحہ میں گاہک بحیثیت وکیل بینک کی طرف سے خریداری کرتا ہے اس لئے جب بینک ان اشیاء کو گاہک پر فروخت کرتا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ بینک کا ان اشیاء پر قبضہ ہو اس کے بعد وہ ان اشیاء کو فروخت کرے۔ قبضہ چاہے حسی ہو یا معنوی۔[36] تاہم عملی طور پر قبضہ کی نوعیت مختلف اشیاء کی وجہ سے مختلف ہو جاتی ہے۔ مثلاً آئل کے مرابحہ کی صورت میں خصوصاً جبکہ وہ پٹرول پمپ کے لئے خریدا جا رہا ہو۔ اگر بینک اس کو بروقت قبضے میں نہ لے تو اس کو کسٹمر اپنے مال کے ساتھ مکس کر لیتا ہے جس کے بعد اس کی فروختگی شروع ہو جاتی ہے۔ اس صورت حال میں مرابحہ میں خریدے جانے والے اشیاء کی نوعیت کو دیکھتے ہوئے ان اشیاء کے قبضہ کے لئے شریعہ بورڈ کی رہنمائی میں طریقہ کار وضع کیا جاتا ہے جس کی پابندی کرنا لازمی ہے۔ اگر اس طریقہ کار کی پابندی نہ کی جائے اور مال ضائع ہو جائے یا گاہک، بینک کے ساتھ خریداری کے معاملہ سے پہلے اس کو استعمال کرلے تو بینک کو مالی نقصان کا سامنا کرنا ہو گا۔[37]

اسی طرح کبھی کبھی گاہک جن اشیاء کی خریداری کرنا چاہتا ہے ان میں سے کچھ اشیاء وہ ذاتی رقم سے خریدنا چاہتا ہے جبکہ کچھ اشیاء وہ بینک کے ذریعہ خریدنا چاہتا ہے گویا کہ مخلوط خریداری ہوتی ہے اور کچھ حصے کی خریداری وہ ذاتی طور پر بطور مالک کرتا ہے جبکہ کچھ حصے کی خریداری بطور وکیل کرتا ہے۔ اس صورت میں اس بات کو خیال رکھنا چاہئے کہ اشیاء کی نوعیت کیا ہے اور ان اشیاء پر قبضہ کی صورت کیا ہو گی۔ خاص طور پر وکیل سے بینک کا قبضہ کس طرح متحقق ہو گا۔ مثلاً تیل، خوردنی تیل، گیس، وغیرہ کی صورت میں بینک کے متعلقہ شریعہ بورڈ کی رہنمائی سے اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ بینک کے اشیاء کا قبضہ متحقق ہونے کے بعد ہی گاہک کو فروختگی ہو۔ اور گاہک ان اشیاء کو بینک سے خریدنے کے بعد ہی استعمال یا فروخت کرے۔ کیونکہ گاہک کا بینک کے ساتھ خریداری کے معاملہ سے پہلے اس کو استعمال کرنے یا آگے فروخت کرنے سے بینک کو مالی نقصان کا سامنا کرنا ہو گا۔

D.p Note کی فراہمی کا وقت: Demand Promissory Note گاہک سے یہ دستاویز بطور ضمانت لیا جاتا ہے کہ بینک کا گاہک کے ذمہ جو ادھار لازم ہوا ہے گاہک اس کی ادائگی کے لئے بطور ضمانت ایک دستاویز بینک کو فراہم کرے۔ اسی دستاویز میں گاہک اس دین کا اقرار کرنے کے ساتھ ساتھ اس کی ادائگی کا بھی اقرار کرتا ہے۔ شرعی نقطہ نظر سے گاہک معاملہ مرابحہ کے مراحل میں سے صرف اختتامی مرحلے (جب Sale Deed پر دستخط کر کے وہ اشیاء بینک سے خرید لیتا ہے) کے بعد ہی گاہک مدیون بنتا ہے اس

لئے اسی مرحلے کے بعد ہی گاہک سے Demand Promissory Note پر دستخط لئے جا سکتے ہیں۔اس سے پہلے کسی بھی مرحلے پر اس دستاویز کا لینا شرعی لحاظ سے درست نہیں۔[38]

خلاصہ اور سفارشات: جیسا کہ ذکر کیا گیا کہ بیع مرابحہ کا غیر سودی مالیاتی اداروں میں استعمال مختلف مراحل پر مشتمل ہے اور ان تمام مراحل میں شرعی کوتاہیوں کی بنیاد پر ان معاملات میں مالیاتی ادارے کو مالی نقصان بھی ہو سکتا ہے۔اس لئے ان خطرات کا تدارک کرنے کے لئے ذیل میں سفارشات دی جاتی ہیں۔

۱۔بینک اندرونی طور پر شرعی نگرانی کی پابندی کے لئے ایک مربوط نظام قائم کرے اور وقتاً فوقتاً اس نظام کی کوتاہیوں پر نظر رکھے تاکہ اس کو مزید بہتری کی طرف گامزن کیا جا سکے۔

۲۔ان معاملات کے لئے ایسے کوائف کے حامل افراد کی خدمات حاصل کی جائے جن کو عملی طور پر تجربہ ہونے کے ساتھ ساتھ شرعی ہدایات کا علم بھی ہو اور ان کی خلاف ورزی کی صورت میں ہونے والے نقصانات کا ادراک بھی ہو تاکہ ان کوتاہیوں سے بچا جا سکے۔

۳۔شرعی مشیر اور شریعہ بورڈ کی ہدایات کو بروقت ان تمام شعبہ جات کے پاس ارسال کیا جائے جو عملی طور پر ان معاملاے سے منسلک ہوں تاکہ ان کو شرعی ہدایات کا بروقت علم ہوتا رہے اور شریعہ بورڈ یا شرعی مشیر کی ہدایات کی خلاف ورزی نہ ہو۔

۴۔بینک ان افراد کے لئے وقتاً فوقتاً ٹریننگ کا اہتمام کرتا رہے اور اس میں زیادہ توجہ ہر معاملے سے متعلقہ شرعی ہدایات پر ہو،اسی طرح ڈاکومنٹیشن سے متعلقہ ٹریننگ بھی انتہائی اہمیت کا حامل ہے جس میں ان تمام دستاویزات کے مراحل کی تربیت ہونے کے ساتھ ساتھ اس کی اکاونٹنگ کے عملی طریقہ کار کی وضاحت بھی ہو۔تاکہ ہر مرحلے میں متعلقہ انٹری کا علم ہو اور اس کی خلاف ورزی کے نتائج کا بھی علم ہو۔

۵۔ان تمام امور کے ساتھ ساتھ بینک کو اپنے کسٹمر کی تربیت کا بھی اہتمام کرنا چاہئے اور ان کو روایتی اور غیر سودی بینکاری کے نظام میں فرق کو سمجھانا چاہیئے کہ وہ ان معاملات میں خود بھی شرعی ہدایات کو مدنظر رکھیں۔

ان تمام سفارشات کو مدنظر رکھ کر شرعی ہدایات کی خلاف ورزی کے خطرات کو کم کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔جس سے نہ صرف غیر سودی مالیاتی اداروں میں شریعہ کمپلائنس کے نظام میں مزید بہتری آئے گی بلکہ مالی لحاظ سے بھی بینک کو نقصان سے بچاو میں مدد ملے گی۔

---

[1]: Zainol, Zairy & Kassim, Salina, An Analysis of Islamic Banks' Exposure to Rate of Return Risk. Journal of Economic Cooperation and Development, (Jan 2010), P. 31.

[2]: Islamic Financial Services board, Guiding Principles of Risk Management Dec 2005, P:26

[3]: Erdem Oz, Zahid ur Rehman Khokar, IFSB, Working Paper Series, Sharia non-compliance Risk in the Banking Sector, Impact on capital adequacy framework of Islamic banks, March 2016, p:16

[4]: W Grais, M Pellegrini ,Corporate Governance And Shariah Compliance In Institution offering Islamic Financial Institution Offering Islamic Financial Services, https://doi.org/10.1596/1813-9450-4054, October 2006, P:26

[5]: SBP instructions for sharia compliance in Islamic Banking Institutions, issued,25 March,2008, http://www.sbp.org.pk/ibd/2008/Annex-c2-1.pdf, P:7

[6]: Rusni Hassan, Shariah non-compliance risk and its effects of IFI;s Al-Shajarah, Journal of International institute of Islamic Thought and Civilization, Vol:21, No:3 (2016), Special Issue of IIBF, P:21-41

[7]: Mufti Muhammad Taqi Usmani, An Introduction to Islamic Finance, Maktaba Maariful Quraan, Karachi, P:13-21

[8]: Samadani, Dr. Maulana Ejaz Ahmad Islamic Banking & Murabaha , Darul Ishaat Karachi, P:7

[9]: Dr Muhammd Mushtaq, Murabaha financing in Pakistan, a Practical Islamic Banking aspect, Al-Idah Vol 31, Iss 2, Pp 188-198 (2015)

[10]: Israa Mansour & Yousef Sa'adeh, Evaluating Murabaha in Islamic Banks, 12 International Journal for Innovation Education and Research Vol:4, No:06, 2016, P:184

[11]: Burhan Ali Shah & Ghulam Shabbir Khan Niazi, Issues in Contemporary Implementation of Murabaha, Turkish Journal of Islamic Economics Vol 06,Issue 2, 2019,P:1-24

[12]: Rufaqai Darul Ifta, Murawwaja Islamic bankari, Binori Town,Maktaba Baiyyinat Binori Town Karachi. P:21-40

[13]: Rafisah Mat Radzi & Ku Azam Tuan Lonik, Islamic Banks' Risks: It's Rating Methodology and Sharia Assessment Solutions,Journal of Islamic Banking and Finance, December 2016, Vol. 4, No. 2, P:48-60.

[14]: Muhammad Hanif, Sharia Compliance Rating of Islamic Financial industry: a Quantitative Approach, ISRA International Journal of Islamic Finance, 10/12/2018.P162

[15]: Guiding Principles of risk management for institutions Offering Islamic Financial Services. December 2005, IFSB Malaysia. P:4-12

[16] : محب الدین ابوالفیض محمّد بن محمّد بن عبد الرزّاق الحسینی،، تاج العروس من جواہر القاموس: اُبوالفیض ،الزَّبیدی، سن و طبع ندارد، دار الھدایہ، بیروت ج۷، ص ۴۳، ۴۴

[17]: الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیہ طبع دوم، سن 1427ھ، وزارۃ الأوقاف والشئون الإسلامیۃ، الکویت، ج۵، ص ۱۴۴

[18]: الکاسانی، علاء الدین ابو بکر بن مسعود، بدائع الصنائع في ترتیب الشرائع:، طبع دوم، 1986ء دار الکتب العلمیۃ بیروت ج5 ص135

[19]: الشروانی، عبدالحمید الخطیب، حواشی الشروانی، دار الفکر بیروت، ص49، ج۴۲۴

[20]:النفراوی، احمد بن نعیم المالکی، الفواکہ الدوانی، دار الفکر، بیروت، سن وطبع ندارد، ج ۲ ص ۷۲

[21]:ابن قدامہ، عبد اللہ احمد المقدسی، المغنی، مکتبہ القاہرہ بیروت، ج ۷، ص ۱۲۹

[22]:Natalie Schoon, Modern Islamic Banking: Products and Processes in Practice, Wiley Publication. P.56.

[23]: Brian Kettel ,Islamic Finance in a Nutshell: A Guide for Non-Specialists By ‹John Wiley & sons, P.27

[24]: David Eisenberg, Islamic Finance: Law and Practice, John Wiley & Sons .P.92

[25]: Mufti Muhammad Taqi Usmani, An Introduction to Islamic Finance, Maktaba Maarif Ul quran, Karachi. P.72,73

[26]: Ijaz Ahmed Samadani, Islamic Banking and Murabaha, Darul Ishaat, 2008, 35-45

[27]: Muhammad Ayub, Understanding Islamic Finance, John Wiley& sons Ltd, 2007, P.193-231,

[28]: AAOIFI Page 70.

[29]: http://www.sbp.org.pk/ibd/2012/C1.htm retrieved on 23/12/2019

[30]: AAOIFI P. 71

[31]: http://www.sbp.org.pk/ibd/2008/IFAS/IFAS-1-Murabaha.pdf retrieved on 23/12/2019

[32]: Ibid

[33]: Ibid

[34]: http://www.sbp.org.pk/press/Essentials/Essentials%20of%20Islamic.htm retrieved on 24/12/2019

[35]: http://www.sbp.org.pk/ibd/2008/Annex-c2-1.pdf Instructions for sharia compliance in IBI, by State bank of Pakistan.P.6

[36]:قبضہ کی مزید شرعی تحقیق کے لئے دیکھئے غیر سودی بینکاری، مفتی محمد تقی عثمانی صاحب، مکتبہ معارف القرآن کراچی، ص ۲۲۰ تا ۲۳۵،

[37]AAOIFI P. 72

[38]**:** Islamic Banking and Murabaha, p 61